بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ | ۷ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۳ ھ | ۷ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۶

مدینۃ المسیح

لاہور ۵ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹ بجے شب بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ حضور نماز جمعہ لاہور میں ہی پڑھائیں گے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی طبیعت پہلے کی نسبت کسی قدر بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا کرتے رہیں۔

قادیان ۵ ماہ صلح۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو پہلے عوارض کے علاوہ سینہ میں درد کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز مغرب مولوی محمد سلیم صاحب نے اپنے نسبتی بھائی منظور احمد صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں جناب مولوی عبد المغنی صاحب حافظ محمد ابراہیم صاحب اور بعض اور اصحاب شریک ہوئے۔

جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

خاتم النبیین کا مفہوم۔ دیگر آیات قرآنیہ کی روشنی میں

(۳)

۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں جناب مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی۔ اس کی تیسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے:

غنی کا خطاب

آیت خاتم النبیین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو محمد اور خاتم اور اگلی آیت میں سراج منیر کہکر جو مفہوم واضح فرمایا تھا۔ اسی مفہوم کو اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ بھی بیان فرمایا ہے۔ میں مناسبت کی وجہ سے اسے بھی پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیما فاویٰ۔ ووجدک ضالا فھدیٰ۔ ووجدک عائلا فاغنیٰ۔ فاما الیتیم فلا تقھر۔ و اما السائل فلا تنھر۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ اے ہمارے رسول کیا ہم نے تجھ کو یتیم پاکر تجھ کو خود اپنے پاس رکھکر تیری پرورش نہیں کی۔ میرے بھائیو! اس میں شک نہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فی الواقعہ یتیم رہ گئے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ کی زیر نگرانی آپ نے تربیت پائی۔ مگر کون نہیں جانتا۔ کہ اس طرح تو اور بھی ہزاروں لاکھوں بچے دنیا میں یتیم رہ جاتے ہیں۔ جن کا خدا ہی نگران ہوتا ہے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اگر یتیم پاکر آپ کی پرورش کردی۔ تو یہ کوئی ایسا اہم واقعہ نہ تھا۔ جس کو اس طرح قرآن کریم میں درج کیا جاتا۔ تا ابد الآباد اس کا ذکر دنیا میں قائم رہے۔ اس لئے اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس یتیمی سے کوئی اور ہی یتیمی مراد ہے۔ اور اس پرورش سے کوئی اور ہی پرورش مراد ہے۔ بھائیو۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔ اس وقت دنیا میں کوئی ایسا انسان نہ تھا۔ جو آپ کو روحانی غذا دے سکتا۔ کیونکہ عیسائی تین خدا مان رہے تھے۔ یہودی اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے موردِ غضب الٰہی بن چکے تھے۔ مشرکین کا تو ذکر ہی کیا۔ وہ توحید کے گھر میں سینکڑوں بت قائم کر چکے تھے۔ ان حالات میں کون تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی باپ بنتا۔ انہی حالات کے ماتحت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہمارے پیارے تیرا روحانی باپ دنیا میں کوئی نہ تھا۔ اس لئے فآویٰ۔ میں تیرا باپ بنا۔ اور تیری خود روحانی تربیت کی۔ اب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب ساری دنیا تیرے سامنے بمنزلہ یتیم ہے۔ کیونکہ یہودیوں کے روحانی باپ بھی فوت ہو گئے۔ عیسائیوں کا روحانی باپ بھی فوت ہو چکا۔ اسی طرح دیگر اقوام کے نبی بھی فوت ہوکر اپنی امتوں کو یتیم کر گئے۔ اس لئے اے ہمارے پیارے چونکہ ہم تیرے باپ ہیں۔ اس لئے اب تو ان تمام یتیموں کا باپ بن۔ اور کسی کو بھی نہ دھتکار۔ تعجب ہے ان مسلمان کہلانے والوں پر جو کہتے ہیں۔ کہ ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم تو فوت ہو گیا۔ مگر عیسائیوں کا باپ زندہ ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ سب قوموں کو یتیم قرار دے کر ان کے نبیوں کو فوت شدہ بتاتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ ہم نے تجھ کو اپنی راہ میں ایسا محو پایا۔ کہ تیری نظر میں سوائے ہمارے اور کسی کا نقشہ ہی نہ سماتا۔ تیرا یہ حال دیکھکر فھدیٰ ہم تیرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لائے۔ پھر فرمایا۔ ووجدک عائلا فاغنیٰ اے ہمارے نبی ہم نے تجھکو عائل پاکر غنی کردیا۔ اے حاضرین کرام! آپ سارا قرآن پڑھ جائیں۔ کسی جگہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوائے کسی دوسرے نبی کے متعلق ہرگز خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ ہم نے اس کو اپنی عطا سے غنی کر دیا۔ صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہی ایک ایسی عظیم الشان ہستی ہے جس کو اپنی جناب سے اس قدر دولت عطا فرمائی۔ کہ آپ اس قابل ہو گئے کہ آپ کو غنی کا خطاب دیا گیا۔

غنی سے مراد

اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ آپ کو ظاہری طور پر بھی بہت دولت عطا فرمائی گئی۔ مگر اس جگہ آپ کو غنی کہنے سے اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء نہیں۔ کہ آپ کو صرف ظاہری دنیاوی دولت دے کر غنی کر دیا۔ کیونکہ اس دنیا سے حضور بہت دل برداشتہ رہتے تھے۔ بلکہ حضور نے یہاں تک فرمایا۔ کہ الفقر فخری۔ کہ فقیری میرے لئے باعث فخر ہے۔ مگر اس جگہ تو ایسی دولت کا ذکر ہے جس کے عطا کئے جانے پر حکم ہے۔ اما بنعمۃ ربک فحدث۔ کہ یہ ایک ایسی نعمت تجھ کو عطا کی گئی ہے۔ جس پر تجھ کو یہ بجا طور پر فخر حاصل ہے۔ اور اس کی جس قدر تشہیر کرو۔ مفید اور بابرکت ہے۔ پس یہ کوئی ایسی نعمت ہے جس کے لئے حکم تھا۔ فاصدع بما تؤمر کہ اس کا خوب زور سے اعلان کرو۔ اب کوئی عقلمند ہے۔ جو اس نعمت کو جس کا کثیر حصہ آپ کو دے کر غنی کر دیا گیا۔ صرف دنیا کی ظاہری دولت قرار دے سکتا ہے۔ ہم کو لازماً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اس نعمت سے مراد نعمت روحانیہ ہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نبوت کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ اور اس میں کس کو کلام ہے۔ کہ تمام کمالات روحانیہ اور انعامات ربانیہ میں سے سب سے اعلیٰ انعام۔ انعام نبوت ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ اولٰئک الذین انعم اللہ علیھم من النبیین من ذریۃ آدم۔ یعنی آدم کی ذریت میں سے یہی لوگ ہیں۔ جن پر ہم نے انعام کیا تھا۔ اور ان کو نبی بنایا تھا۔ پس جب آیت مذکورہ میں جس نعمت کا ذکر کیا گیا ہے۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔
ایڈیٹر۔ غلام نبی

وہ صرف نعمت نبوت ہی قرار پائی۔ تو پھر دوسرے قدم پر ہم کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جو نعمت نبوت سنوار کر عطا فرمائی گئی۔ وہ اپنے کمال کے انتہائی مقام کو پہونچی ہوئی ہے۔ جس مقام تک اور کسی نبی کا کمال نہیں پہونچ سکا اسی لئے کسی اور نبی کے لئے اللہ تعالےٰ نے مناسب نہ سمجھا۔ کہ اس کو غنی کے ارفع خطاب سے متصف فرماتا۔ ایک اور ہاں ایک ہی وہ لعل تھا۔ جو انتہائی طور پر کمالات نبوت کا جامع تھا۔ اور غنی کا خطاب اپنے محسن حقیقی کے مونہہ سے حاصل کرتا۔ یعنی وہی نبی۔ نبیوں کا سردار۔ فخر انبیاء۔ سرتاج رسل۔ خاتم الانبیاءؑ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کسی محتاج کو خالی ہاتھ واپس نہ کرنے کا حکم

حضرات کرام! میں قربان جاؤں قرآن کریم کے نازل کرنے والے پر کہ اس نے کس خوبی سے ہر ایک مسئلہ کو واضح کر کے سمجھا دیا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دولت روحانیہ اور نعمت آسمانیہ کا وافر حصہ دے کر آپ کو غنی قرار دے لیا۔ تو پھر کس پیارے انداز سے اس یکتا غنی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ اما السائل فلا تنھر۔ کہ اے ہماری نعمت روحانیہ سے وافر حصہ پا کر غنی ہونیوالے انسان سن، اب تمام دنیا کے لوگ تیرے سامنے بمنزلہ یتیم ہوں گے۔ کیونکہ ان سب کے روحانی نعمتیں رکھنے والے باپ (یعنی نبی) اپنی اپنی قوموں کو یتیم چھوڑ گئی اب ان کی قومیں اپنی تنگدستی اور ناداری کے باعث کسی منعم ومعطی اور سخی کے دروازہ پر گداگری کرنے کے محتاج ہوں گے۔ اس لئے اے ہماری طرف سے انتہائی طور پر دولت روحانیہ حاصل کر کے غنی ہونے والے انسان اپنے دروازے پر آنیوالے کسی سائل ومحتاج کو خالی واپس نہ جانے دینا۔ کیونکہ سب دولت مند یعنی سابقہ انبیاءؑ اپنی اپنی دکانیں بڑھا چکے۔ ان کے دروازے ہر محتاج کے لئے بند ہو چکے۔ اب ان سے کوئی فیض روحانی کسی کو نہیں مل سکتا۔ ان سب کی برکات۔ ان سب کی نعمتیں اب ہم نے آپ کے حوالہ کر دی ہیں۔ اس لئے اے ہمارے نبی اب کوئی سائل کسی نعمت کا سائل۔ کسی قسم کی دولت روحانیہ کا سائل تیرے دروازہ سے خالی نہ جائے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اما السائل فلا تنھر یعنی یاد کر کہ تو بھی ہمارے وصال اور جمال کا طالب تھا۔ سو جیسا کہ باپ کی جگہ ہو کر تیری پرورش کی۔ ایسا ہی ہم نے استاد کی جگہ ہو کر تمام دروازے علوم کے تجھ پر کھولدیئے۔ اور اپنے لقا کا شربت سب سے زیادہ عطا فرمایا۔ اور جو تو نے مانگا۔ سب ہم نے تجھ کو دیا۔ سو تو بھی مانگنے والوں کو رد مت کر۔"

دنیوی مال مراد نہیں

محترم بھائیو! آپ غور کریں۔ اگر ہم اس مفہوم کو چھوڑ کر صرف ظاہری دولت مراد لیں۔ تو ہمارے پیارے آقا کے لئے اس اپنے محسن حقیقی کی ہدایت پر عمل کرنا کس قدر ناممکن اور محال ہو جاتا ہے۔ کیونکہ محسن حقیقی نے آپ کو ہدائت تو یہ دی تھی اما السائل فلا تنھر۔ کہ اے غنی کسی سائل کو خالی نہ جانے دینا۔ اب اگر ہم فرض کر لیں۔ کہ ساری دنیا بھی اللہ تعالےٰ اپنے پیارے نبی کریم کو دے دیتا۔ اور کوئی من چلا۔ یہ دیکھ کر کہ اس رسول کو اس کے محسن حقیقی نے غنی کر کے ہدائت دی ہے۔ کہ کسی سائل کو رد نہ کرنا۔ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر کہہ دیتا۔ کہ حضور مجھے سارے جہان کی دولت جو آپ کو عطا کی گئی ہے عطا کر دیں۔ اور حضور اس کے سوال کو قبول کر کے تمام جائداد اس کے حوالے کر دیتے۔ تو اس کے بعد آپ کے پاس تو کچھ بھی باقی نہ رہتا۔ اس کے بعد پھر کسی اور سائل کا سوال کس طرح پورا کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ سورت مکی ہے۔ اور مکی زندگی تو مالی مشکلات کے لحاظ سے بہت خطرناک حالات سے گزر رہی تھی۔ کسی سائل کو دینا تو الگ رہا۔ خود وطن چھوڑ کر مدینہ جانا پڑا۔

پھر مدنی زندگی کا واقعہ ہے۔ کہ ایک دفعہ چند نادار صحابہ کرام حضور کی خدمت میں نہائت اخلاص اور جاں نثاری کا ثبوت پیش کرتے ہوئے حاضر ہوئے اور ایسے وقت حاضر ہوئے جب کہ حضور جہاد پر تشریف لے جا رہے تھے۔ اور کون نہیں جانتا۔ کہ ایسے وقت میں ایک ایک آدمی کا وجود بڑا قیمتی ہوتا تھا۔ اس وقت وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر حضور سواری کا بندوبست کر دیں تو ہم بھی حضور کے ساتھ جہاد میں شامل ہو سکیں۔ اس پر حضور نے جواب دیا۔ لا اجد ما احملکم علیہ کہ بھائی میرے پاس تمہارے لئے کوئی سواری نہیں یہ جواب سنکر صحابہ کرام کو بڑی تکلیف ہوئی۔ اور ان کو خالی پھرنے کا اس قدر صدمہ ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ تولوا واعینھم تفیض من الدمع حزنا۔ یعنی وہ واپس چلے گئے۔ اور ان کو اس طرح واپس پھرنے کا اس قدر صدمہ ہوا۔ کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

روحانی دولت مراد ہے

ان واقعات کے پیش نظر ہم مجبور ہیں۔ کہ اس دولت سے ایسی دولت اور اس نعمت سے ایسی نعمت مراد لیں۔ کہ اگر ساری کی ساری دنیا سائل بن جائے۔ اور پوری کی پوری وہ دولت جو حضور کو دے کر اللہ تعالےٰ نے غنی قرار دیا مانگ لے۔ تو بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے کسی فرد کو بھی رد نہ کرینگے بلکہ آپ ہر ایک کو یکساں طور پر بھی اگر دیتے چلے جائیں۔ تو آپ کی دولت میں کمی ہونے کی بجائے ترقی ہوگی۔ اور ایسی دولت سوائے روحانی انعامات کے اور کونسی ہو سکتی ہے کیونکہ یہی ایک ایسی دولت ہے۔ جو اگر ہر ایک کو پوری کی پوری بھی دے دی جائے۔ تو دینے والے کے خزانہ میں کچھ فرق نہیں آتا۔

پس اب اس بات کو سمجھنا کوئی مشکل امر نہ رہا۔ کہ جبکہ روحانی انعامول کو اللہ تعالےٰ نے چار ناموں سے موسوم کیا ہے۔ یعنی النبیین۔ صدیقین شہداء۔ صالحین۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قبل جس قدر پہلے انبیاء آئے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح چونکہ جامع کمالات نبوت نہ ہونے کی وجہ سے غنی کا لقب حاصل نہ کر سکے تھے۔ اس لئے ان کے متبعین مذکورہ چار روحانی انعامات میں سے صرف دو حاصل کرتے رہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الذین اٰمنوا باللّٰہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم۔ یعنی جو لوگ سابقہ انبیاء علیہم السلام کے مومن اور ان کے متبع تھے۔ وہ صرف ان کی برکت سے شہادت اور صدیقیت تک کا روحانی انعام اللہ تعالےٰ سے حاصل کر سکے تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چونکہ کمالات نبوت اور انعامات روحانیہ کے جامع ہونے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ سے غنی کا خطاب پا چکے تھے۔ اس لئے آپ میں فیض رسانی کی تاثیر اس قدر پیدا ہو گئی۔ کہ خدا تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ کوئی روحانی ترقی اور آسمانی انعام کا سائل تیرے دروازہ سے خالی نہ جائے۔

اب آپ سوچ لیں کہ جبکہ شہادت اور صدیقیت کے اوپر سوائے نبوت کے اور کوئی روحانی مقام نہیں۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غنی قرار دے کر اما السائل فلا تنھر کہنا سوائے اس کے اور کیا معنے رکھ سکتا ہے۔ کہ آپ کے در پر اگر کوئی مقام نبوت حاصل کرنے کے لئے سائل بن کر بھی آئے۔ تو اے ہمارے نبی اس کو بھی خالی نہ جانے دینا۔

حاضرین کرام! آپ غور تو کریں۔ کہ اگر ساری دنیا ہی اپنے آپ کو حقیقی سائل بنا کر اور وہ ساری دولت روحانیہ جس میں نبوت بھی شامل ہے مانگنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے در پر گدائی کرے۔ اور حضور ہر ایک کو اتنی دولت روحانیہ دے دیں۔ کہ وہ بھی نبی بنکر اللہ تعالےٰ کی جناب میں دست بستہ ہو کر اپنے محسن

کے لئے گزارش کرتے ہوئے سے
مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

تو اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کیا کمی آ سکتی ہے۔ اس سے تو آپ کی شان اور بلند ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان

پس اے سننے والو سنو۔ اور اے سوچنے والو سوچو۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے محبوب کو تمام نبیوں کے کمالات اور ان تمام کمالات سے بھی بڑھکر کمالات دے کر آپ کا نام غنی رکھا۔ اور پھر ساری دنیا کو سائل کہہ کر کیسے شاندار انداز سے دنیا کو بتا دیا۔ سارے انعامات سابقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت حاصل ہو سکتے ہیں جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ اب نہ صرف ایک نبی کے انعامات حاصل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ جس جس نبی کے کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع ہیں۔ وہ سب مل سکتے ہیں۔ اور اس طرح صرف موسیٰ و عیسےٰ کی امتوں کے انعام حاصل کر کے صرف شہید اور صدیق کے مقام تک ہی نہیں ٹھہر گئے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اور آپ کی تاثیر قدسی سے موسےٰ بھی بن سکتے ہیں۔ اور عیسےٰ بھی۔ اور ابراہیم بھی۔ اور داؤد بھی۔ کرشن بھی اور رام چندر بھی۔ یحیٰ بھی زکریا بھی۔ یہی وہ رمز ہے جس کا انکشاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آج تک صرف ایک انسان پر ہوا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جس نے کہا ہے

میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور جب یہ سارے انعامات اس سائل کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت مل چکے۔ اور آپ نے ان سے دنیا کو بہرہ ور کرنا شروع کیا۔ تو ساتھ ہی اس راز حقیقی سے سب کو واقف اور خبردار کرتے ہوئے فرمایا۔

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

ایک دفعہ ایک شخص نے کہا۔ یہ کیا ہے کہ آپ کے مرزا صاحب کبھی موسےٰ بنتے ہیں کبھی عیسےٰ۔ کبھی کرشن اور کبھی رام چندر اگر صرف نبی کا دعوےٰ کرتے۔ تو بھی کوئی غور کرتا۔ میں نے کہا۔ خدا کی قسم اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا کے کل انبیاء میں سے کسی ایک کے متعلق بھی کہہ دیتے۔ کہ میں وہ نہیں۔ تو میں آپ کو ہرگز نبی نہ مانتا۔ کیونکہ جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام کا جامع مانتے ہیں۔ تو جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل بروز ہوگا۔ اس میں بھی لازمی طور پر تمام انبیاء کے کمالات منتقل ہونے چاہئیں اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی شخص بعض انبیاء کا بروز بنتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر بعض انبیاء کے ناموں سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے اور بعض سے انکار کرتا ہے۔ یا خاموش رہتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز نبی کہلانے کا مستحق نہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے شک خاتم النبیین قرار دیا۔ مگر ساتھ ہی آپ کو سراج منیر کہہ کر بتا دیا۔ کہ خاتم النبیین کا مفہوم وہی لینا جو سراج منیر سے نکلتا ہے۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ سراج میں دو ہی اوصاف ہوتے ہیں۔ یعنی ایک تو خود روشن ہو کر ظلمات کے پردوں کو چاک چاک کرتا ہے۔ اور دوسرے کئی ایک کو اپنا نور دے کر اپنا ہم جنس و ہم رنگ بنا دیتا ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے واضح طور پر ان دونوں باتوں کا ذکر سورہ ضحیٰ میں ہے۔ جہاں ذاتی خوبیوں اور ذاتی کمال کو اغنیٰ کہہ کر واضح کر دیا۔ اور اما السائل کہہ کر ذاتی حاصل کردہ انعامات دوسرے میں منتقل کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ پس خاتم النبیین کے کوئی ایسے معنے نہیں کئے جا سکتے جو دوسری آیات کے خلاف ہوں۔ بلکہ وہی مفہوم درست ہوگا۔ جو دیگر آیات قرآنیہ کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ یعنی آپ جامع کمالات انبیاء بھی ہیں۔ اور اپنی تاثیر قدسی سے نبی گر بھی۔ فھو المراد

مغربی افریقہ میں احمدیت کی ترقی

بفضل خدا بہت سی مشکلات دور ہو گئی ہیں بقیہ کیلئے درخواست دعا

شہر بو (Bo) سیرالیون مغربی افریقہ سے ۲۳ دسمبر کو مولوی نذیر احمد صاحب و مولوی محمد صدیق صاحب احمدی مبلغین نے حسب ذیل تار الفضل کے نام ارسال کیا ہے۔

جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قبل از وقت فرمایا تھا۔ موجودہ سال کے اختتام پر احمدیت کی بنیاد سیرالیون میں مضبوطی سے قائم ہو گئی ہے الحمد للہ مستقل ادارہ ہائے تبلیغ۔ دارالتبلیغ و مدرسے ہر دو قصبوں میں قائم ہو چکے ہیں۔ قصبہ مغرقہ میں عمارات مکمل ہو چکی ہیں اور دوسرے بڑے شہر بو میں پہلے احمدیہ سکول کو سرکاری امداد مل گئی ہے بہرحال ان مقامات پر ہمارے راستہ کی مشکلات دور ہو گئی ہیں۔ ۴۰۰ پونڈ چندہ جمع کر کے ان عمارتوں پر خرچ کیا گیا۔ ایک شامی دوست نے ۵۰ پونڈ اس ہفتہ چندہ دیا ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

۲۱ اکتوبر کے تار میں مقامی رؤسا کی جن ایذا دہیوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ وہ اس ماہ میں ڈسٹرکٹ کمشنر اور ڈویژنل کمشنروں کے ذریعہ دور ہو چکی ہیں۔ روکے ہوئے فنڈز واپس مل گئے ہیں۔ احمدیوں کے لئے مذہبی آزادی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ تاہم بعض بڑی مشکلات باقی ہیں۔ مزید مبلغین اور دعاؤں کے لئے درخواست ہے۔

درخواست دعا

عاجز کا چچا زاد بھائی بعارضہ تپدق عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہے۔ اور اب وقت بہت کمزور ہو گیا ہے۔ لہٰذا معروض ہوں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت دے۔ خاکسار [illegible]

آئینۂ جذبات

از حکیم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے کھرڑی

چوں دریں بزم جہاں برخ نقاب انداختی
عالم عشاق را در اضطراب انداختی

اے فدائے روئے تابان تو جان عاشقاں
ماکی وورد عشقت در رقاب انداختی

والذین جاھدوا فینا گرفتہ وصل دوست
کاسۂ نامحرماں را چوں حباب انداختی

سالکاں رفتند بر ساحل ازیں طوفان دہر
کشتئ اسرار در موج سراب انداختی

منعماں بہرہ ز تابوت سکینت یافتند
سینۂ مغضوب را در التہاب انداختی

ایں سراسر فضل و احساں است اے جان جہاں
ما غریباں را کہ بر راہ صواب انداختی

اے نوید جاں فزائے مژدہ منت ایں عطا
نیکوئی کردی و باز آں را در آب انداختی

ایں کلام تو دلیل حسن بے پایان تست
جملہ راز عشق در ام الکتاب انداختی

از جبین تو عرق بر عارض گلگوں فتاد
بادۂ حسن خودت را در گلاب انداختی

در شہادت گاہ الفت خرمن جاں را بسوخت
شعلۂ عشقے در ابن بوتراب انداختی

پردۂ عصیان ما گردید حائل ورنہ تو
در حریم قدس خود را بے حجاب انداختی

بہر تائید مسیح پاک اے رب قدیر
سایۂ بر ماہتاب و آفتاب انداختی

لطف کردی بہر تجدید ضیائے سرمدی
پرتو مہر عرب بر ماہتاب انداختی

از ظہور آدم ثانی زمیں معمور گشت
جلوۂ لاہوت بر دیر خراب انداختی

من کجا و بزم مہدی ات کجا از لطف خویش
خاکئ خود را در آں عالی جناب انداختی

تحریک جدید سال دہم کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ۱۹۴۴ء ہے

جماعت احمدیہ کا ہر وہ فرد جسے اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرماتی ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کے بہادر سپاہیوں میں شامل ہو سکے۔ اُسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے دس سالہ جہاد کے سال دہم کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ۱۹۴۴ء ہے۔ ۳۱ جنوری یا یکم فروری ۴۴ء کو جو خطوط مقامی ڈاکخانہ میں ڈال دئے جاویں گے۔ وہ میعاد کے اندر سمجھے جاویں گے۔ جو خطوط اس کے بعد ڈالے جاویں گے۔ اُن کے وعدے قبول نہیں کئے جاویں گے۔ پس ہر وہ شخص جو اس جہاد میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اُسے اپنا وعدہ ۳۱ جنوری ۴۴ء یا یکم فروری ۴۴ء تک اپنے ڈاک خانہ میں ڈال دینا چاہیئے۔ مگر ساتھ ہی دوستوں کو یہ بھی معلوم رہے۔ کہ تحریک جدید کا دسواں سال وہ ہے۔ جو دس سالہ جہاد کا آخری سال ہے۔ اور اس میں ہر مجاہد سے قربانی کا مطالبہ گذشتہ سالوں سے نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ ہے۔ اور اسی لئے حضور کا اپنا عملی نمونہ یہ ہے۔ کہ حضور نے سال نہم سے ½ ۳ گنا سے زیادہ وعدہ لکھوایا ہے۔ پس اسی کے مطابق احباب کو شاندار وعدے پیش کرنے چاہئیں۔ چنانچہ فرمایا!

"میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں یا حصہ لے سکتے ہیں۔ یا اگر پہلے انہوں نے حصہ نہیں لیا۔ تو اب وہ اپنی گذشتہ کوتاہیوں کے ازالہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سال کی تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالےٰ کے فضل سے چندوں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں۔ کہ اُن کا قدم ہمیشہ آگے بڑھے۔ مگر یہ سال چونکہ تحریک جدید کے پہلے دور کا آخری سال ہے۔ اس لئے میری خواہش ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ اس سال ایسی نمایاں قربانی کریں۔ جو اس سے پہلے انہوں نے سلسلہ اور اسلام کے لئے کبھی نہ کی ہو۔ میں کسی کو ایسا بوجھ اُٹھانے کے لئے نہیں کہتا۔ جسے وہ اُٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے اب تک پورا بوجھ نہیں اُٹھایا۔ اور قربانی کو اس کے صحیح حقیقی مقام تک نہیں پہنچایا۔ وہ اس سال ایسے رنگ میں قربانی کریں۔ جس کی مثال پہلے کسی سال میں نہ مل سکے۔"

ہر جماعت اور ہر فرد یہ کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ جلد سے جلد حضور کے پیش ہو جائے۔ آخری تاریخ کو وعدہ لکھوانے کا ہرگز خیال نہ رکھا جائے۔ والسلام

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

تشخیص بجٹ سال رواں کے متعلق ضروری اعلان

تمام عہدیداران جماعت احمدیہ کو جنہوں نے اب تک ابھی اپنی جماعت کا بجٹ فارم تشخیص کر کے ارسال نہیں کیا۔ اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد فارم ارسال کر دیں۔ تاکہ ان کے بجٹ صحیح طور پر تشخیص کئے جا سکیں۔

جن جماعتوں نے سال رواں میں ہمارے مجوزہ بجٹ سے زائد روپیہ ارسال کیا ہے۔ ان کا نام سو فیصدی پورا کرنے والی جماعتوں میں شائع نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ انہوں نے سال بھر میں اپنا بجٹ صحیح طور پر تشخیص کر کے ارسال نہیں کیا۔

ناظر بیت المال

مرکزی چندوں کو بلا منظوری خرچ کرنا جائز نہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت حرج پہنچیگا۔

پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جاتا ہے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ سے خرچ کرنے کی خواہ بامید منظوری کیوں نہ ہو۔ اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی انجمن ایسا کریگی۔ تو اس کے عہدیداران کو علیحدہ کر دیا جائے گا۔

امید ہے کہ عہدیداران حضرت کے ارشاد بالا کی پوری طرح تعمیل کرینگے۔ ناظر بیت المال

بغیر نمبر وصیت وصول ہونے والی رقوم

مندرجہ ذیل اشخاص نے ۴۳-۱۹۴۲ء میں اپنے حصہ آمد یا حصہ جائداد کی رقوم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہیں لیکن دفتر کو ان کے نمبر وصیت معلوم نہیں ہیں۔ اور اس وجہ سے ان رقوم کا اندراج نہیں ہو سکا۔ مہربانی فرما کر وہ نمبر وصیت یا پھر ولدیت اور سابقہ سکونت سے دفتر بہشتی مقبرہ کو فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ ان رقوم کا اندراج ہو سکے۔

کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ موصی حضرات کو چاہیئے۔ کہ چندہ ارسال کرتے وقت ضرور نمبر وصیت تحریر کیا کریں۔ اگر نمبر وصیت یاد نہ ہو۔ تو پھر ولدیت اور سابقہ سکونت لکھیں۔ ورنہ پھر غلط اندراج کا ذمہ وار دفتر نہ ہوگا۔ رقوم اور اُن کے بھیجنے والوں کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) سید مسعود احمد صاحب بخاری دہلی ۱۱ روپے (۲) محمد شفیع صاحب باجوہ ماڈل اسٹیٹ ۹ روپے (۳) عبد الشکور صاحب ایبٹ آباد ایک روپیہ (۴) والدہ عبد الشکور صاحب ایبٹ آباد ایک روپیہ (۵) اہلیہ ملک عبد الغفور صاحب ایک روپیہ (۶) والدہ داؤد احمد صاحب نئی دہلی ۸ آنے (۷) لفٹیننٹ ایم۔ احمد آئی۔ ایم۔ ایس دہلی چھاؤنی ۴۳ روپے (۸) عبد الغنی و نبی بخش صاحبان خانپور سرہند ۱ روپے (۹) شیخ محمد دین صاحب زیرہ ۳ روپے ۱۲ آنے (۱۰) حوالدار غلام حیدر صاحب نمبر ۲۷۶۷ جبلپور ۶ روپے ۸ آنے (۱۱) مستری عبد المجید صاحب جالندھر چھاؤنی پانچ روپے تین آنے (۱۲) محمد دین صاحب بدو کی گکھڑ ۱۰ روپے

ولادت:- ۱۰ نومبر ۴۳ء کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے بھائی مرزا عطاء الرحمٰن صاحب ظفر کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناصرہ بیگم نام تجویز فرمایا۔ تمام بھائی اور بہنوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا:- نیز میرے بھائی مرزا منور احمد صاحب جو جنگی خدمات کے سلسلہ میں ایران گئے ہوئے ہیں بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے دعا فرمائی جائے۔ امۃ الرشید زہرا۔ جامعہ نصرت۔ بنت ڈاکٹر مرزا برکت علی صاحب قادیان

نایاب تحفہ

سرمہ زعفرانی۔ سوائے موتیا بند کے باقی تمام امراض کے دور کرنے کا واحد سرمہ ہے بیش قیمت انگریزی اور دیسی دوائیوں کا مرکب ہے۔ قیمت ڈھائی روپیہ فی تولہ۔ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک

المشتہر

العزیز کارہا مالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں

اطلاع

چونکہ اس ہفتہ کوئی خطبہ جمعہ میسر نہیں آسکا۔ اس لئے آج کا پرچہ خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں ارسال کیا جا رہا ہے۔ احباب مطمئن رہیں۔ جونہی خطبہ جمعہ شائع ہوا۔ انکی خدمت میں روانہ کر دیا جائے گا

مینیجر

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۱۱۹ منکہ محمد الدین ولد سعد اللہ صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دو مکان پختہ جن کی موجودہ قیمت بازاری اندازاً چار ہزار تین صد روپیہ۔ اور گیارہ کنال اراضی موروثیت جس کی قیمت تخمیناً سات صد روپیہ یعنی کل جائیداد کی قیمت ۵۰۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اسوقت مذکورہ بالا دو مکان پختہ میں سے کچھ حصہ کرایہ پر ہے۔ جس کی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کرتا رہونگا۔ اور اس کی کمی وبیشی کی اطلاع سکرٹری مال کو دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ بقلم خود محمد الدین موصی۔ گواہ شد:۔ عبداللہ سکرٹری انجمن احمدیہ کھاریاں۔ گواہ شد:۔ فضل الٰہی امیر جماعت احمدیہ کھاریاں۔

۱۲۰ منکہ محمود احمد ولد چوہدری جھنڈے خاں صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۱۷ چھور ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مربعہ اراضی زرعی واقعہ چک نمبر ۱۱۷ چھور جو ہم پانچ بھائیوں میں مشترک ہے۔ اس میں میرا حصہ پانچ کیلہ زمین ہے۔ اس کی موجودہ قیمت ۲۵۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ یہ زمین نہری ہے۔ اور میری جائیداد جدی ہے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اسوقت عارضی طور پر محکمہ تعلیم میں بطور مدرس ۲۰/- روپے ماہوار پر ملازم ہوں۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہونگا۔ مذکورۃ الصدر جائیداد کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ جائیداد وصیت میں کوئی رقم ادا کروں یا کوئی جائیداد حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس قدر حصہ ادا شدہ متصور ہوگا۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کردی ہے کہ سند رہے۔ المرقوم ۱۵ نومبر ۱۹۴۲ء

العبد:۔ محمود احمد بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر غلام قادر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چھور نمبر ۱۱۷

۱۲۱ منکہ نواب بی بی زوجہ شوق محمد صاحب قوم جٹ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن دنجواں ڈاکخانہ بھلر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر میری اور کوئی جائیداد بھی ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۱) زیورات نقرئی و طلائی (انعام و گوکھڑو و پھول ومرکی) قیمتی اندازاً ۱۲۸/- روپے مہر بذمہ خاوند خود ۳۲/- گویا میری کل جائیداد ۱۶۰/- روپے کی ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو ۲۳/- روپے بنتے ہیں۔ جو میں بہت جلد داخل خزانہ کردونگی۔ ہاں اگر کسی وجہ سے خدانخواستہ داخل نہ کرسکوں تو میرے ورثاء اس قدر رقم ادا کرنیکے ذمہ وار ہونگے۔ ورنہ میرے مہر اور زیورات میں سے یہ رقم پوری کرلی جاوے۔ اسکے علاوہ میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ مگر مجھے اپنے خاوند کی طرف سے جو خرچ برائے خانگی اخراجات ملتا ہے۔ اس میں سے دو روپے سالانہ ادا کردیا کرونگی۔ تاکہ میں آمد کی وصیت سے محروم نہ رہوں۔ کاتب الحروف محمد حسین داماد موصیہ۔

الامتہ:۔ نواب بی بی نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ اللہ دتہ دوکاندار قادیان۔
گواہ شد:۔ شوق محمد خاوند موصیہ۔

۱۲۲ منکہ نثار احمد بشارتی ولد ماسٹر خدا بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ افتخار آباد ڈاکخانہ کانپور یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت خداوند کریم کے فضل و کرم سے میرے والد بزرگوار زندہ ہیں۔ اب تک میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ ہاں البتہ آجکل میں سول ایرڈروم میں مکینیکل کام سیکھتا ہوں اور اسوقت مجھے ماہوار وظیفہ مبلغ ۳۵/- روپے ملا کرتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جب کبھی مجھے ترقی ملیگی انشاء اللہ حصہ آمد بھی بڑھاتا جاؤنگا۔ یعنی میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کاتب الحروف احقر محمد شجاعت علی احمدی موصی نمبر ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال۔ العبد: نثار احمد بشارتی موصی مکان نمبر ۹۰/۱۲۶ لطیف منزل محلہ افتخار آباد کانپور۔ گواہ شد:۔ عبدالغفار بقلم خود برادر موصی۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کانپور

۱۲۳ منکہ ناصر احمد چوہدری ولد چوہدری صفدر علی خاں صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۳۲۲ ۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مربعہ زمین چک نمبر ۶۴۳ گ ب تحصیل جڑانوالہ (۲) کچھ زمین موضع بہلولپور ضلع سیالکوٹ و ٹکڑہ نمبر ۵۶ جھنگڑ کمالیہ ضلع لائلپور میں دوسرے رشتہ داروں سے مشترکہ ملکیت ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ تقریباً ۵۰/- روپیہ ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی کل آمد کا ۱/۱۰ حصہ سیکرٹری صاحب مقبرہ بہشتی قادیان کو بھجواتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے

۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی کل آمد کا ۱/۱۰ حصہ سیکرٹری صاحب مقبرہ بہشتی قادیان کو بھجواتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۵ر جنوری۔ آج صبح دہلی میں شاندار رسمی پریڈ ہوئی۔ جس میں حضور وائسرائے نے چھٹی راجپوتانہ رائفلز کے حوالدار میجر چھیلو رام کی بیوہ کو۔ اور پانچویں گورکھا رائفلز کے جمعدار گجے گھلے کو وکٹوریہ کراس دیا۔ حضور وائسرائے لارڈ ویول ٹھیک ۱۱½ بجے پہنچے۔ جنہیں شاہی سلامی دی گئی۔ وکٹوریہ کراس دیئے گئے۔ وکٹوریہ کراس دیئے جانے کا اعلان انگریزی اردو اور ہندی میں پڑھ کر سنایا گیا۔ وکٹوریہ کراس لینے کے بعد حوالدار میجر کی بیوہ اور چھوٹا بچہ نیز پانچویں گورکھا رائفلز کے جمعدار سلامی کے چبوترے پر گئے جنہیں فوجی سلامی دی گئی۔

واشنگٹن ۵ر جنوری۔ نیوگنی میں ہیو کی وادی کے ساتھ ساتھ اتحادی فوجیں آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ سائیڈور میں جو امریکی فوج اتری تھی۔ اس نے مورچے اور چوڑے کر لئے ہیں۔ اور اندرون علاقہ گھستی جا رہی ہیں۔ جہاں پر جاپانی فوجوں سے بہت سی جھڑپیں ہوئیں۔ دشمن کو پیچھے ہٹا کر بہت سے سامان پر قبضہ کر لیا گیا۔ نیو برٹن میں راس گلاسٹر کے مورچے پر جاپانیوں کے ایک جوابی حملے کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ اور کم از کم ۴۰۰ جاپانی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کل ربادل کی جاپانی چھاؤنی کی پھر خبر لی گئی اور کم از کم ۱۱ جاپانی ہوائی جہازوں کو مار گرایا۔ ادھر شمالی سالومن میں بوکا کی چھاؤنی پر بھی حملہ کیا۔ اور دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔ اتوار کے روز اتحادی ہوائی جہازوں نے مارشل کے جزیروں پر جو حملہ کیا تھا۔ اس میں کم از کم ۱۰ جاپانی فائٹر گرائے گئے۔ اور خیال ہے کہ ۷ اور جاپانی طیاروں کو تباہ کیا گیا۔

ماسکو ۵ر جنوری۔ روسی فوج کیف کے جنوب اور نیپر کے موڑ میں اور بڑھ گئی ہے اور اس طرح ۵ لاکھ جرمن سپاہیوں کیلئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ نیپر کے سامنے جرمنوں نے جو دو چھاؤنیاں بنائی تھیں۔ ان میں مشرقی سرے کی چھاؤنی کو روسی فوجوں نے چھین لیا ہے۔ اس کے چھن جانے کی وجہ سے اب مغربی سرے کی چھاؤنی بھی جرمنوں کے پاس نہیں رہ سکتی۔ روسی فوجیں پولستان یوکرائن میں چار میل بڑھ چکی ہیں۔ ادھر کیف کے مغرب میں ۱۹۳۹ء والی پولینڈ کی سرحد سے روسی دستے کئی میل آگے بڑھ گئے ہیں۔

لنڈن ۵ر جنوری۔ برطانی ہوائی وزارت کا اعلان مظہر ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں کے بڑے بڑے دستوں نے دن دہاڑے شمال مغربی جرمنی پر حملے کئے جو صبح سے شام تک جاری رہے۔ ہمارے ۲۰ جہاز واپس نہیں آئے۔ کیلے کی بندرگاہ کو بہت نقصان پہنچایا گیا۔ کل ۱۲۰۰ سے اوپر امریکی اور انگریزی ہوائی جہازوں نے حملے جاری رکھے۔ رات کو بھی ہمارے حملے جاری رہے۔ کل رات جرمنی کے بہت سے ریڈیو سٹیشن بند رہے۔

پشاور ۴ر جنوری۔ سردار اجیت سنگھ وزیر سرحد نے ایک بیان میں کہا کہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فساد ہری پور وزارت سرحد کو بدنام کرنے کے لئے ایک سازش کا نتیجہ تھا۔ وزارت اس کو بے نقاب کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

کلکتہ ۴ر جنوری۔ کلکتہ میں ۳۱ر جنوری سے چاول اور آٹے وغیرہ کا راشننگ شروع ہو جائے گا۔ راشننگ کے نفاذ کے لئے تیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ سرکاری سٹور بھی ہونگے۔ اور پرائیویٹ خوردہ فروشوں کی دوکانیں بھی ہونگی۔ مضافات میں راشننگ کارڈوں کی تقسیم شروع ہو گئی ہے۔

میانوالی ۴ر جنوری۔ مسجد میں پٹھانوں کی دو پارٹیاں لڑ پڑیں۔ لڑائی میں بندوقوں اور دوسرے ہتھیاروں سے بھی کام لیا گیا۔ گولی چلنے سے دو اشخاص مجروح ہو گئے۔ ایک کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

چاندپور ۴ر جنوری۔ مختلف ذرائع سے وصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ دیہات میں ایک لاکھ سے زیادہ اشخاص بیمار پڑے ہیں۔ انہیں کچھ ملیریا اور کچھ پیچش اور دیگر امراض میں مبتلا ہیں۔ صورت حالات پر قابو پانے کے لئے وسیع پیمانہ پر طبی امداد کی ضرورت ہے۔

لاہور ۴ر جنوری۔ حکومت پنجاب نے تین راشننگ کنٹرولروں کے تقرر کی منظوری دے دی ہے۔ اپریل سے لاہور۔ امرتسر اور راولپنڈی میں سکیم نافذ کر دی جائے گی۔ ان شہروں میں تجربہ حاصل کرنے کے بعد اس سکیم کو مزید ایسے چار شہروں میں نافذ کیا جائے گا۔ جن کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہوگی۔

لنڈن ۴ر جنوری۔ وزارت فضائیہ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۴۳ء میں برطانی طیاروں نے جرمنی پر ۱۳۵۴۰۰ ٹن بم گرائے اور جرمن مقبوضہ یورپ پر انیس ہزار ٹن بم گرائے گئے۔ اس کے برعکس جرمن طیاروں نے برطانیہ پر ۲۴۴۰ ٹن بم گرائے۔

نیویارک ۴ر جنوری۔ کل سے ترکی اور بلغاریہ کے درمیان ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کا سلسلہ قطعی طور پر منقطع ہو چکا ہے اور استنبول میں یہ زبردست افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ بلغاریہ کی حکومت مستعفی ہو گئی ہے اور موسیو فیلوف کی وزارت ٹوٹ گئی ہے۔

لنڈن ۵ر جنوری۔ آج اتحادی ہیڈ کوارٹر سے جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں ان ہندوستانی دستوں کا ذکر ہے۔ جو آٹھویں فوج کے ساتھ اٹلی میں سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ دشمن کی طرف سے گولیوں کی سخت بوچھاڑ کے باوجود انہوں نے ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا۔

لنڈن ۵ر جنوری۔ ہوائی لڑائی کے متعلق جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا ہے۔ ہمارے بمبار جہاز یوگوسلاویہ پر سے ہوتے ہوئے بلغاریہ کے دارالسلطنت صوفیہ تک پہنچے۔ ریلوے یارڈوں اور پلوں اور فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔

ماسکو ۵ر جنوری۔ روسی فوجیں دشمن کے مقابلہ میں دو طرف سے حملہ کر رہی ہیں۔ ایک جنوب مغرب کی طرف سے اور دوسری جنوب کی طرف سے۔ جرمن فوج کے جنوبی بازو کو توڑ دیا گیا ہے۔ اور روسی فوج دریائے بگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ کچھ اور فوجیں جنوب مغرب کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ تا اپنے ساتھیوں سے جا ملیں جو تیس میل دور لڑ رہے ہیں۔ جرمن تیزی سے پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔

ماسکو ۵ر جنوری۔ کل نووو گراڈ پر جرمنوں نے زور کے ساتھ حملہ کیا۔ جرمن پیدل فوج روسی مورچہ میں گھس آئی۔ پہلے توروسیوں نے ان کو بڑھنے دیا اور پھر گھیر کر قتل کر دیا۔ اس ناکام حملہ میں چار ہزار کے قریب جرمن مارے گئے۔

لنڈن ۵ر جنوری۔ امریکی جہازوں نے برطانیہ کے اڈوں سے اڑ کر جرمنی کی مشہور بندرگاہ کیل پر زور کا حملہ کیا۔ یہاں جہاز بنانے کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ انگریزی اور امریکی فائٹروں نے اپنے بمباروں کی مدد کی۔ حال میں امریکی جہازوں نے چین پر جو حملہ کیا تھا۔ اس میں ۹ سو ٹن بم گرائے۔

واشنگٹن ۵ر جنوری۔ جنوبی بحرالکاہل میں نیوگنی سے جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو فوجیں سائڈور میں اتری تھیں۔ وہ دس مربعہ میل پر قبضہ کر چکی ہیں۔ نیو برٹن میں راس گلاسٹر پر جاپانیوں نے حملہ کیا۔ جسے روک لیا گیا۔ چار سو جاپانی راس گلاسٹر پر مارے گئے۔

لنڈن ۴ر جنوری۔ اطالیہ کی شاہی پولیس نے سس ساری میں سرگردہ فسطائیوں کی گرفتاری کا سلسلہ جاری رکھا۔ سس ساری جزیرہ سارڈینیا میں دوسرے نمبر کا شہر ہے۔ پولیس کو ایک سازش کا علم ہوا جو اس جزیرہ میں خود مختار فسطائی جمہوریہ قائم کرنے کیلئے عمل میں آئی تھی۔ اس سازش کے چودہ سرکردہ سرغنے گرفتار کر لئے گئے۔ اس سازش کا سرغنہ فسطائی ملیشیا کا سابق قونصل ہے۔ یہ عہدہ عام فوجی منصب کرنیل کے برابر ہے۔ گرفتاریوں کا سلسلہ دو ہفتوں سے جاری ہے۔

پال گھاٹ ۴ر جنوری۔ پولیس کی سپیشل برانچ نے نوروز کو شہر اور تعلقہ میں دوکانوں پر چھاپے مارے اور مسٹر سبھاش بوس کی تمام تصویریں چھین لیں۔ اعلان ہو چکا ہے کہ سبھاش بابو کی تصویریں [illegible]